عکسِ بوترابؑ

سیّدنا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے جگر پاروں

حسنینؑ کریمینؑ کی سیرت

عبدالمجید چٹھہ

انتساب

اپنے والدین

اور

افنان مجید چٹھہ، حسین مجید چٹھہ، حسن مجید چٹھہ

ممتاز مجید چٹھہ

کے نام

فہرست

جسٹس ریٹائرڈ ایم اے شاہد		۱۱
		۱۲
عکسِ بوترابؑ پر طائرانہ نظر	پروفیسر حسن عسکری کاظمی	۱۳
سفیر اتحادِ بین المسلمین	عارف منصور	۱۶
سرزمین نعت کا مسافر	سیّد علی رضا کاظمی	۱۷
انفرادیت کی نمایاں مثال......عبدالمجید چٹھہ	سیّد محمد مقدس کاظمی	۱۹
آسمانوں کے ستاروں کے نگہبان خدا		۲۱
حکمِ خدا سے پوری مری بات ہوگئی		۲۳
مظلوم کربلا کی شہادت مرا سلام		۲۵
وجہ تسکینِ دل وجان حسینؑ ابنِ علیؑ		۲۷
حسن وجمال فکر وشجاعت تجھے سلام		۲۹
یاعلیؑ آپؑ کی سیرت نے ہمیں		۳۲
شہسوارِؑ کارزارِ کربلا میرا سلام		۳۴

نبیؐ اقدس کی سیرت کی وہی تصویر کامل ہیں	۳۶
اک دشتِ بےکسی میں جو سوئیں مرے امامؑ	۳۸
رقصاں ہے کیسے موت کا ہنگام دیکھئے	۴۰
خیرات مل رہی ہے یہ مولا حسینؑ سے	۴۲
قرآن کی تفسیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں	۴۴
وہ خاکِ کربلا ہے زہراؑ کا پھول دیکھ	۴۶
وہ دشتِ نینوا میں شہادت نہ پوچھئے	۴۸
کیسے میں لکھ سکوں گا شہادت امامؑ کی	۵۰
عکسِ ابوترابؑ ہیں اور جانِ مصطفیؐ	۵۲
صبر وبہادری تو ہے اِک نام کربلا	۵۴
میرے سخن کی ابتدا اور انتہا حسینؑ	۵۶
جتنا حسین نام ہے مولا حسینؑ کا	۵۸
صد شکر امامؑ کی اُلفت میں	۶۰
کس کس مقام سے تھا گزارا سر امامؑ	۶۲
کس کس کے ہیں جو چاند ستارے حسینؑ سے	۶۴
یاحسینؑ آپ کی شہادت تو	۶۶
شفق سے پوچھ لیں آؤ بتاؤ ماجرا کیا ہے	۶۸
خوشبوز مینِ نینوا سے لے گیا گلاب	۷۰
کیسے کہوں کہ چاند ہیں تارے حسینؑ ہیں	۷۲

✦ کربل کہ آگ کا میں دہانہ کہوں اسے ۷۴
✦ اب تک ہے اگر دُنیا باقی ۷۶
✦ آئمہ اہل بیت ہیں کتنے عظیم لوگ ۷۸
✦ جب کل بھی رحمت اُن کی تھی ۸۰
✦ سبطِ نبیؐ کے جیسا کوئی سخی نہیں ہے ۸۲
✦ طرزِ اُلفت میں محبت میں وفاداری میں ۸۴
✦ غم حسینؑ حسنؑ جیسا غم ہے کم تو نہیں ۸۶
✦ یا ربّ نجف کی خاک پہ سجدہ نصیب ہو ۸۸
✦ جی لوں اگر نصیب میں حب رسولؐ ہے ۹۰
✦ مولا حسنؑ کو حیدریؓ فرمان دیکھیے ۹۲
✦ جن کا حسنؑ امام سے کچھ واسطہ نہیں ۹۴
✦ خوش ہوں نبیؐ کی آل کی اُلفت میں زندہ ہوں ۹۶
✦ سلام اُن کے نام پر نبیؐ کے نورِ عین ہیں ۹۸
✦ دل میں امام آپؑ کی اُلفت بسائی ہے ۱۰۰
✦ ہم شکلِ مصطفٰیؐ کی تو سیرت حسین ہے ۱۰۲
✦ وہ گلشن رسولؐ کے مہکے گلاب ہیں ۱۰۴
✦ نذرِ امام کرتا ہوں میں اپنی زندگی ۱۰۶
✦ سیرتِ امام حسنؑ کے یہ جتنے بھی باب ہیں ۱۰۸
✦ قرآں کی آیتوں کی بھی تفسیر ہیں حسینؑ ۱۰۹

✦ سبطِ علیؑ کی حُسنِ بصیرت مرا سلام ۱۱۱
✦ سیکھنا چاہو اگر دین پیغمبرؐ کو گو ۱۱۳
✦ ہر مسلماں کی تمنا آمنہؑ کا لالؐ ہے ۱۱۵
✦ دل دہل جاتا ہے میں جب بھی کبھی سوچتا ہوں ۱۱۷
✦ وجہ تسکین دل و جان محمد عربی ۱۱۹

الہامی کیفیات سے سرشار

الفاظ کی ایک خاص ترتیب دینے ،بحور، عروض اور قوافی کے خیال رکھنے کو شاعری کہتے ہیں۔ایک اچھے شعر کا خاصہ یہ ہے کہ وہ انسان کے دل پر اثر کرتا ہے۔کیونکہ شعر، شاعر کے دل کی آواز ہوتی ہے اور جو بات دل سے نکلتی ہے وہ یقینا دل پر اثر کرتی ہے۔اس کے بعد اس کے موضوع کے مفاہیم دل و دماغ پر کھلتے ہیں۔جس حد تک فکر وسوچ مثبت اور گہری ہوگی اس کے بیان سے خوبصورت اور مؤثر اشعار وجود میں آئیں گے۔ ہر قاری اپنی سوچ کے مطابق اس سے مطلب اخذ کرے گا۔

عکس ابوترابؑ کے شعری مجموعے کے مطالعے سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ اور اہل بیتؑ کی محبت ان کے پورے کلام میں موجزن ہے آپ کو زبان اور الفاظ کے استعمال پر مکمل تسلّط حاصل ہے جو کہ پورے کلام کا احاطہ کرتا ہے۔صنائع ادبی مثلاً استعارہ وتشبیہات کی تکرار کے باوجود مضامین میں تنوع پایا جاتا ہے۔

محترم عبدالمجید چٹھہ نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ قافیہ سازی میں اصل مطلب، بیان اور شعری وزن کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔آپ میں شعر سمجھنے اور کہنے کی استعداد بہ درجہ اتم موجود ہے۔آپ کو اپنے تخیّلات کو الفاظ کا روپ دینے میں کمال حاصل ہے اور جس خوبصورتی سے کربلا کے مناظر کی تصویر کشی کی ہے قاری خود کو اسی جگہ محسوس کرتا ہے۔انھوں نے اپنا کلام جس جس غرض کے لیے سجایا ہے اس میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

محترم عبدالمجید چٹھہ کے اشعار کی زبان نہایت سادہ، سلیس اور رواں ہے جس کے ذریعے اپنی دلی کیفیات اور خواہشات کو نہایت خوبصورتی اور مہارت سے بیان کیا ہے جو کہ ہر قاری کو اپنی دلی آرزو محسوس ہوتی ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں یہ شعری مجموعہ قارئین کو اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس کی وجدانی اور الہامی کیفیات سے سرشار ہونے کا موقع فراہم کرے گی اور میں ان کی مزید فکری بالیدگی اور ان کے قلم کی روانی کے لیے دعا گو ہوں۔

اکبر برخورداری
ثقافتی نمائندہ ڈائریکٹر جنرل
خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، لاہور

عکسِ بوترابؑ پر طائرانہ نظر

ثنائے اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام سے متمسک ہونا اور اپنی حیاتِ مستعار پنج تن پاک کی مدحت نگاری کے لیے وقف کر دینا ایسی خوش بختی ہے کہ دنیا اور آخرت میں کامرانی اور کامیابی سے بہرہ ور ہونا یقینی امر ہے۔ شاعری کے مختلف مدارج میں مدحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بڑھ کر کوئی دوسری صنفِ سخن اس کے برابر نہیں، اُردو زبان میں جتنی شاعری ہوئی اور جتنے شعرا نے بقدرِ توفیق اپنے پاکیزہ جذبوں کا اظہار کیا ان میں حمد و ثنا کو شاعری کا مرکز و محور بنانے والے شعرا کا یہ اختصاص ہے کہ انھوں نے آرائش فردوس بریں کا صلہ اہلِ دنیا سے طلب نہیں کیا۔ بلکہ یہ کارِ ہنر عبادت سمجھ کر انجام دیا۔

ہمارے عہدِ ناصبور میں جب کہ طمانیتِ قلب و نظر سے محروم افرادِ انسانی سکونِ دل اور اقرارِ جاں کی خاطر مختلف دروازوں پر دستک دیتے نظر آتے ہیں۔ وہاں ہم درِ آلِ پیمبرؐ پر صدا کرتے ہوئے طمانیت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں اور زندگی بھر اسی در سے وابستہ رہتے ہیں۔ چنانچہ تسکینِ دل و جاں کا سامان راحتِ جاں بن جاتا ہے اور شاعری ایک پیغام کے ساتھ جزو یست از پیغمبری کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ ایسی شاعری ایک آئینے کی مثال بن کر مثالی ہستیوں کے اوصافِ جمیلہ کی عکس نمائی کا وسیلہ قرار پاتی ہے۔ اس مرحلے میں ہمارے پیشِ نظر عبدالمجید چٹھہ کا مجموعہ مدحت ''عکس

بوترابؑ'' چمنستانِ امامت کے مہکتے پھولوں کی خوشبو کے تعارف میں ایک بیش بہا خزانہ اور اپنی عقیدت کا ترانہ ہے جو نذرِ قارئین کیا گیا ہے۔

عبدالمجید چٹھہ جہاں بحیثیت نعت گو اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے کام لے کر منفرد مقام حاصل کر چکے ہیں وہاں وہ خانوادۂ رسالت مآبؐ کے مدح خواں بن کر اپنی محبت اور مؤدّت کا اظہار اس طرح کرتے ہوئے ہمارے سامنے آئے ہیں کہ وہ بارگاہِ امامت میں سراپا عجز و نیاز اور مولائے کائنات کی مدحت سرائی میں کمالِ عقیدت کا مظہر دکھائی دیتے ہیں۔

یا علیؑ آپؑ کی سیرت نے ہمیں
رنج و غم اور مصیبت سے بچا رکھا ہے

''عکسِ بوتراب'' میں یہ التزام رکھا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی نعت سے پہلے حمد باری تعالیٰ اور نعت کے بعد سلسلہ مدحت اور ثنائے سبطِ رسولؐ مقبول اور منقبتِ خاتونِ جنت، مخدومہ کونین جناب سیدہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نیز شہزادہ امام حسنؑ مجتبیٰ اور حضرت عباسؑ ابن علیؑ کی مدح کی گئی ہے۔

جی لوں اگر نصیب میں حبِّ رسولؐ ہے
ورنہ تو ساری زندگی میری فضول ہے

عبدالمجید چٹھہ نے امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی سیرت و کردار کا عکسِ جمیل اس عظیم المرتبت گھرانے کے دوسرے صاحب توقیر افراد میں دیکھا اور اسے ایک معجزہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا:

چشم فلک بتا کہیں ایسے ہیں روبرو
گھر میں علیؑ کے سارے کے سارے حسینؑ ہیں

''عکس بوتراب'' میں یہ منظر نامہ قاری کی عقیدت میں نہ صرف ترقع پیدا کرے گا بلکہ وہ حضور ختم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی زیر کساء آنے والی ارفع واعلیٰ ہستیوں کی معرفت کا وسیلہ قرار پائے گا۔

پروفیسر حسن عسکری کاظمی

سفیرِ اتحادِ بین المسلمین

غزلیہ سلاموں میں وہی گہرائی اور گیرائی وہی اعجاز واختصار نمایاں ہے جس کے سبب فارسی اور اُردو میں غزل زندہ ہے۔ مگر سلاموں میں معاملہ اس سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے کہ اس میں واقعہ کربلا کے جن فکری پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے وہ لافانی اثرات کے حامل ہیں۔ یوں سلام حضرت امام حسینؑ اور ان کے ہمراہیوں کے فضائل اور مناقب کے علاوہ ان پر توڑے جانے والے مظالم کی تصویر بھی بن جاتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ایسے ہی سلاموں سے سجی ہوئی ہے جس میں شاعر جناب عبدالمجید چٹھہ اتحادِ بین المسلمین کے سفیر کی حیثیت سے مساعی جمیلہ پر مبارک باد کے مستحق ٹھہرے ہیں۔

عارف منصور

سرزمینِ نعت کا مسافر

عبدالمجید چٹھہ سرزمینِ نعت پر سفر کرنے والے ایسے مسافر ہیں جو مدینہ سے چلتے ہوئے کربلا پہنچے ہیں۔ مدحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کا حق نہ تو کوئی ذی شعور انسان ادا کر سکا ہے اور نہ ہی قیامت تک محبتِ اہلِ بیت کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کا دعویٰ کر سکے گا۔ ان ذواتِ مقدسہ سے عقیدت و مودّت ہی ہمارے ایمان کا جزوِ خاصہ ہے۔

عبدالمجید چٹھہ نے تاریخِ کربلا کے عمیق مطالعہ کے بعد فنِ سلام نگاری میں جما کر قدم رکھا ہے اور اپنے آٹھ نعتیہ مجموعوں کے بعد ''عکسِ ابوترابؑ'' جس جاں فشانی سے مجتمع کیا ہے وہ انتہائی قابلِ صد تحسین ہے۔

چٹھہ صاحب نے امامِ حسینؑ ان کے انصار و اصحاب اور ساقیِ کوثر کے خانوادے کی شدتِ پیاس کا درد محسوس کیا ہے اور کربلا سے معصوم بچوں کی اُٹھنے والی ہر درد بھری آہ کو کان لگا کر سننے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ انھوں نے سرِ امام حسینؑ سے نوکِ نیزہ پر ہونے والی تلاوت سے کربلا والوں کا غم کشید کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کربلا کی تصویر میں امام عالی مقامؑ نے اپنے خون سے جس طرح رنگ بھر کے دینِ اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ و تابندہ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخِ انسانی میں بلاتفریق مذہب و ملّت امامِ علی مقام کو خراجِ عقیدت کسی نہ کسی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو ادب میں کربلا والوں پر کی جانے والی شاعری میں بھی جدید رجحانات

اپنی قوت کے ساتھ اپنے وجود کا احساس دلانے لگے ہیں۔ سلام نگاری میں بھی جدیدیت اور فنی قواعد کے نئے تجربات اُبھرنے شروع ہو گئے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ انھیں حضرت محمد مصطفیٰؐ کے در سے خیرات کی صورت عطا ہوا ہے۔ میں ان کے لیے دعا گو ہوں کہ خدائے بزرگ و برتر ان کے ان احساسات، جذبات اور خیالات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی فکر میں مزید نکھار عطا ہو اور ان کی مدحت کا کاروان ان کی زینت کے ساتھ بڑھتا اور چلتا رہے۔

(آمین)

سفیرِ ادب
سیّد علی رضا کاظمی

انفرادیت کی نمایاں مثال......عبدالمجید چھٹہ

عبدالمجید چھٹہ ہماری شعری روایت کے امین شعرا کی صف کے تازہ دم نمایاں اور ایک مضبوط قدم شاعر ہیں شاعری کی دنیا میں نئے جہاں دریافت کرنے کی طاقت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے بہت کم وقت میں آٹھ شعری مجموعے تخلیق کیے اور خصوصاً ان کا رجحان حمد، نعت ومنقبت کی طرف ہے اور یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و آلِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دل میں موجود نہ ہو۔

اور خصوصاً ان کی کتاب (عکس ابوترابؑ) پڑھ کر یہ محسوس کیا کہ ایسے لکھاری فرقوں میں ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں جو کہ ہمارے معاشرے کی اہم ترین ضرورت ہے۔ عکس ابوترابؑ فرقوں کے درمیان ایک پُل کا کام کرتی نظر آتی ہے۔ عبدالمجید چھٹہ نے جس طرح اپنی اس کتاب (عکس ابوترابؑ) کو منفرد نام دیا ہے ایسے ہی کام بھی منفرد کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہم اپنے تمام مذہبی اختلافات جو کہ صرف پانچ فیصد فروعی ہیں، کو ختم کر سکتے ہیں۔

دُعا گو ہوں کہ اس عظیم کاوش کے عوض خداوند قدوس انہی عظیم ہستیوں کے صدقے میں آپ کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

سیّد محمد مقدس کاظمی

آستانہ عالیہ حضرت امام بری سرکارؒ

حمد

آسمانوں کے ستاروں کے نگہبان خدا
فرشِ خاکی کی بہاروں پہ مہربان خدا

آپ کی شان کریمی ہے کہ ہم لوگوں کے
پورے ہوتے ہیں صبح و شام جو ارمان خدا

فرش سے عرش تلک آپ کا ہے نورِ مبیں
مجھ کو ہر پھول نظر آئے دبستان خدا

میں جو گرتا ہوں بھٹکتا ہوں سنبھل جاتا ہوں
سایہ بن کر مرے سر پر جو ہے رحمان خدا

ساری مخلوق کا داتا ہے وہ رازق ہے خدا
بس مجیدؔ اپنے لیے تو ہے فراوان خدا

نعت

حکمِ خدا سے پوری مری بات ہو گئی
شہرِ نبیؐ میں میری بسر رات ہو گئی

پھر معتبر زمانے میں خادم بھی ہو گیا
وابستہ اُنؐ سے جونہی مری ذات ہو گئی

پھولوں کو باس چاند ستاروں کو روشنی
سب کو میسّر آپؐ سے خیرات ہو گئی

آئے جو ختم الانبیاءؐ روئے زمین پر
رحمت کی ہم فقیروں پہ برسات ہو گئی

اک مغفرت کا سجدہ ہوا ہے مجھے نصیب
شرک و غرور و جہل کو پھر مات ہو گئی

جب جب بھی میں نے ذکرِ محمد ﷺ کیا مجیدؔ
دل میں دبی تھی پوری مناجات ہو گئی

سلام

مظلومِ کربلا کی شہادت مرا سلام
جنت کے وارثوں کی عبادت مرا سلام

مولا حسینؑ آپؑ کی اولاد کے طفیل
ہم کو ملا یہ دین سلامت مرا سلام

آلِ رسولؐ پاک کے وہ ہم سفر رہے
غازی عباسؑ آپؑ کی طاقت مرا سلام

اے گلشنِ رسولؐ کے مہکے ہوئے گلاب
اے سیّدہ بتولؑ کی راحت مرا سلام

اے طائرانِ کرب و بلا ساکنانِ خُلد
اے زائرین عزمِ محبت مرا سلام

بارش ہوا یہ چاندنی شہرِ امامؑ کی
شام وسحر کی سوہنی صورت مرا سلام

آقا حسینؑ آپؑ پہ خالق کو ناز ہے
اے بادشاہِ لطف وعنایت مرا سلام

سلام

وجہ تسکینِ دل و جان حسینؑ ابنِ علیؑ
دین اسلام کی پہچان حسینؑ ابن علیؑ

میرا جو کچھ بھی ہے اے سبطِ نبیؐ پیارے امامؑ
آپؑ پر کرتا ہوں قربان حسینؑ ابن علیؑ

ظلم کے دیو کی بیعت میں تھا جو بھی مضمر
کیسے رہ سکتے تھے انجان حسینؑ ابن علیؑ

جو گلستانِ رسالت میں مہکتے ہیں گلاب
اُن کی تو آپؑ ہیں مسکان حسینؑ ابن علیؑ

اُنؑ کی خدمت میں گزاروں گا حیات اپنی میں
بن کے آ جائیں جو مہمان حسینؑ ابن علیؑ

عظمت و شوکت و افکارِ علیؑ آپؑ سے ہے
آپؑ ہیں بولتا قرآن حسینؑ ابن علیؑ

یا حسینؑ آپؑ کی شفقت کا سہارا ہے مجھے
آپؑ ہیں مجھ پہ مہربان حسینؑ ابنِ علیؑ

سلام

حسن و جمال فکر و شجاعت تجھے سلام
اے عکسِ ابوترابؑ کی رفعت تجھے سلام

دیں دار اور کامل ایمان شخصیت
تاریخ کربلا میں عزیمت تجھے سلام

اُم البنینؑ آپؑ کی اولاد کو سلام
اے دشت میں حسینؑ کی نصرت تجھے سلام

میدانِ کربلا میں حسینی نشان کی
جان دے کے تو نے کی ہے حفاظت تجھے سلام

سب بھائیوں کو آقاؑ پہ قربان کر دیا
کتنی عظیم تیری تھی چاہت تجھے سلام

ہنگامِ جنگ و موت کی پروا کیے بغیر
تیری وہ کربلا میں شجاعت تجھے سلام

ٹھکرائی تھی امان بھی شمرِ لعین کی
کتنی عظیم تیری سعادت تجھے سلام

لہرا رہا ہے آج بھی اپنے مکان پر
ذیشان علم ہے تری علامت تجھے سلام

بازو کٹا دیے ہیں سکینہ کی پیاس پر
مولاؑ کو جو عزیز تھی طاقت تجھے سلام

آغوش میں حسینؑ کی کھولی تھی چشمِ ناز
بے مثل و بے مثال وہ عادت تجھے سلام

تاریخ میں رقم ہے کہ حبِ حسینؑ میں
تُو نے قبول کی تھی شہادت تجھے سلام

سلام

یاعلیؑ آپؑ کی سیرت نے ہمیں
رنج وغم اور مصیبت سے بچا رکھا ہے

ہفت افلاک سے دکھ آتے نہیں ہیں ہم تک
علم عباسؑ کا ہر گھر میں لگا رکھا ہے

یاد کرتا ہوں نبیؐ زادوں کو میں عجز کے ساتھ
مشکبو صحنِ محبت کو بنا رکھا ہے

مٹ گیا دنیا سے تکفیری بدن آخرِکار
نام اس کا ہی تو گردابِ بلا رکھا ہے

ننھے اصغرؑ سے جواں اکبرؑ و قاسم کے لیے
دینِ احمدؐ کا دیا سب نے جلا رکھا ہے

زندگی اب بھی تڑپتی ہے مجیدؔ آٹھوں پہر
غمِ عباسؑ کو سینے میں سجا رکھا ہے

سلام

شہسوارِؑ کار زارِ کربلا میرا سلام
اے علمدارِؑ وفا اے باصفا میرا سلام

فاطمہؑ اُم البنین کے جگر پارے سلام
اے شہیدِؑ کربلا اے دل رُبا میرا سلام

یاد تازہ کر دی جس نے جعفرؓ طیار کی
آپؑ کے کردار پر صد مرحبا میرا سلام

دامنِ کرب وبلا جو دشت تھا اب باغ ہے
حُسن اس کو دینے والے شہنشاہؑ میرا سلام

آج بھی آباد ہے آباد ہوگی حشر تک
سر زمین کربلا اے نینوا میرا سلام

سلام

نبیؐ اقدس کی سیرت کی وہی تصویر کامل ہیں
درود اُن پر حسین ابن علیؑ ہی پیرِ کامل ہے

تبسم آپؑ فرمائیں تو کھل اُٹھتی ہیں سب کلیاں
درخشندہ بہاروں کی وہی تنویر کامِل ہیں

وہی تو حیدر کرارؑ کے عینین ہیں لوگو
میرے آقاؐ کی چاہت کی وہی جاگیر کامِل ہیں

ہزاروں نابکاروں نے رُلایا اس قدر ان کو
اگرچہ یاد تھا ان کو یہی تطہیر کامِل ہیں

ذرا ان بد نہادوں کا بُرا انجام تو دیکھو
حسینی قاتلوں میں سب کے سب خنزیر کامِل ہیں

سلام

اک دشتِ بے کسی میں جو سوئیں مرے امامؑ
پھر ناناؐ کے مزار پر روئیں مرے امامؑ

اک روسیاہ کے اذن سے حالت ہوئی ہے یہ
کیوں دیں لبِ فرات ڈبوئیں مرے امامؑ

حاضر ہیں بارگاہِ رسالت میں یا نبیؐ
رو رو کے اپنی ریش بھگوئیں مرے امامؑ

دامن میں لے کے آئے ہیں رنج و الم ہزار
غم کی لڑی میں غم ہی پروئیں مرے امامؑ

چیخ و پکار اہل مدینہ کی ہے بلند
زخموں کو اپنے اشکوں سے دھوئیں مرے امامؑ

رقصاں ہے کیسے موت کا ہنگام دیکھئے
نیزے پہ شاہِؑ دین کا پیغام دیکھئے

راہِ خدا میں آپؑ نے بیٹے کیے نثار
کیا کیا کیے خدا کے لیے کام دیکھئے

آنکھیں ہیں دیکھنے کے جو قابل تو لے چلوں
مظلومِ کربلا کی وہ اک شام دیکھئے

تاریخ کہہ رہی ہے کہ وہ بے نام مر گئے
تکفیری بے حسوں کا یہ انجام دیکھئے

دیکھو درِ حسینؑ پہ ہے کس قدر ہجوم
ہر ایک رو رہا ہے سرِ عام دیکھئے

صبرِ حسینؑ پاک پہ نازاں ہے خود خدا
دکھ درد اُنؑ کے دیکھئے آلام دیکھئے

سلام

خیرات مل رہی ہے یہ مولا حسینؑ سے
اپنی تو ہر خوشی ہوئی مولا حسینؑ سے

دُھندلا گیا تھا چہرۂ دینِ مبین بھی
بگڑی ہر اک بنی ہی مولا حسینؑ سے

قربانی امامؑ سے اسلام زندہ ہے
میری تو زندگانی ہے مولا حسینؑ سے

ہر وقت اُنؑ کی یاد کے جلتے چراغ ہیں
ہے اپنے گھر میں روشنی مولا حسینؑ سے

میں ہوں غلام سیّدِ لولاک کا مجیدؔ
نسبت یہی تو ہے مری مولا حسینؑ سے

سلام

قرآن کی تفسیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں
ایمان کی تقدیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

وہ نورِ نبیؐ نورِ علیؑ نورِ وفا ہیں
ان آنکھوں کی تنویر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

کیا شانِ سخاوت ہے ہوئے دین پہ قربان
اسلام کی تقدیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

جنّت کے طلب گارو! ملو ابن علیؑ سے
ہے جن کی یہ جاگیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

تکفیری بدن نہر کنارے پہ تھے لرزاں
یہ ماہرِ شمشیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

بازاروں سے گزرا تھا سرِ سبطِ پیغمبرؐ
یہ نانا کے شبیرؑ حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

اس عزم شہادت پہ ہے حیران زمانہ
کیا صاحبِ تدبیر حسینؑ ابنِ علیؑ ہیں

سلام

وہ خاکِ کربلا ہے زہراؑ کا پھول دیکھ
سجدے میں ہے پڑا ہوا سبطِ رسولؐ دیکھ

نوکِ سناں پہ دیکھ جگر گوشۂ رسولؐ
قرآں کی آیتوں کا ہے ایسا نزول دیکھ

پہلو میں جن کے خون گرا تھا حسینؑ کا
ہیں مشکبو وہ دشت کے سارے ببول دیکھ

دین رسولؐ پاک کو دی زندگی نئی
شبیرؑ کی وفا کے وہ اعلیٰ اصول دیکھ

آلِ نبیؐ کی چاہ نہ ہو دل میں گر مزید
دنیا میں اس طرح سے ہے رہنا فضول دیکھ

سلام

وہ دشتِ نینوا میں شہادت نہ پوچھیے
کس درجہ تھا شعورِ عبادت نہ پوچھیے

قتلِ حسینؑ چاہتا ہرگز نہ تھا عدو
ہے اس میں کتنی مجھ سے صداقت نہ پوچھیے

خلدِ بریں کی حشر میں سردارِؑ خلد سے
کس کس کو پھر ملے گی اجازت نہ پوچھیے

ہیں کس قدر عظیم صحابہؓ امامؑ کے
مقتل میں کربلا کی رفاقت نہ پوچھیے

جو اپنے تھے امامؑ نے وہ رب کو دے دیے
لالِ علیؑ کی کیا تھی سخاوت نہ پوچھئے

قاتل نبیؐ کے لعلؑ کے لگتے نہیں بھلے
ہے ان سے کیا مجیدؔ عداوت نہ پوچھئے

سلام

کیسے میں لکھ سکوں گا شہادت امامؑ کی
آنکھوں میں بس گئی ہے سیادت امامؑ کی

ہے کس قدر عزیز یہ نسبت قرآن سے
نیزے پہ سن چکا ہوں تلاوت امامؑ کی

نوکِ سناں کی صف میں تھے شہدا کے سر سبھی
دیکھی ہے اس طرح بھی امامت امامؑ کی

ظالم کو قصدِ ظلم سے روکا تھا آپؑ نے
پنہاں نہ تھی کسی سے صداقت امامؑ کی

قربان راہِ حق کیا آلِ رسولؐ کو
چاہت خدا کی بن گئی چاہت امامؑ کی

سلام

عکسِ ابوترابؑ ہیں اور جانِ مصطفیٰؐ
زہراؑ کے لعل آپؑ ہیں دلدارِ مرتضیٰؑ

رویا دلِ امامؑ تو آنکھیں تھیں اشکبار
جب روضۂ رسولؐ سے ہونے لگے جدا

طیبہ کی سرزمین پہ مسکن تھا بے مثال
لیکن کوئی امامؑ سا اس میں نہیں ملا

آئے مدینے پاک سے جب دشتِ نینوا
کرب و بلا کو نام یہ پھر کربلا دیا

گھیرا تھا اہل بیت کو حزن و ملال نے
جب کربلا میں آن کے وہ قافلہ رُکا

منزل پہ آ گئے ہیں کہ محمل اُتار دو
جنّت کے باسیوں سے یہ سردارؑ نے کہا

کرتے گئے نثار جو راہِ خدا میں آپؑ
قربانیوں کا سلسلہ پھر آپؑ پہ رُکا

لاشیں پڑی ہوئی تھیں کفن کے بغیر ہی
کیسے کروں بیان میں اب شامِ کربلا

سلام

صبر و بہادری تو ہے اِک نامِ کربلا
معلوم تھا امامؑ کو انجامِ کربلا

ہرگز نہ آنچ آئے گی دینِ مبین پر
آقاؑ نے کہہ دیا سرِ ہنگامِ کربلا

ظلم وستم کے دیوتا بے نام مر گئے
تاریخ دے رہی ہے یہ پیغامِ کربلا

محشر کے روز ہوں گے جو میزان پر جمع
دے گی وہاں گواہی یہی شامِ کربلا

دنیا و آخرت میں ہوئے وہ ہی سرخرو
جن کے نصیب میں ہے لکھا جامِ کربلا

یاربّ درِ حسینؑ پہ جانا نصیب ہو
بے تاب ہیں دکھا دے در و بامِ کربلا

سلام

میرے سخن کی ابتدا اور انتہا حسینؑ
دیکھو تو حرف حرف میں ہے جھانکتا حسینؑ

نعتیں لکھیں تو ان میں بھی ذکر آپ کا رہا
مانگی اگر دُعائیں تو حرفِ دُعا حسینؑ

باتیں ضمیر کی تھیں جو پوچھا کہ ہے وہ کیا
کچھ بھی کہا نہ سوچ نے میں نے کہا حسینؑ

میرے نبیؐ کی آنکھ کا تارا حسینؑ ہے
قلبِ رسولؐ پاک کا ہر راستہ حسینؑ

کیسے کسی امیر کی میں پیروی کروں
اولاد کا مری ہے فقط رہنما حسینؑ

سلام

جتنا حسِین نام ہے مولا حسینؑ کا
اُتنا عظیم کام ہے مولا حسینؑ کا

آئے نہ کوئی آنچ بھی دین رسولؐ پر
یہ بھی تو اک پیام ہے مولا حسینؑ کا

لاکھوں فقیر آتے ہیں انؑ کے مزار پر
لطف وکرم جو عام ہے مولا حسینؑ کا

رُتبہ ہے انبیاء میں جو خیر الانامؐ کا
جنت میں وہ مقام ہے مولا حسینؑ کا

خلد بریں ملے گی تو اِذنِ امامؑ سے
کوثر کا بھی تو جام ہے مولا حسینؑ کا

ہو دیکھنا نصیب مجھے روضہ امامؑ
مرکز یہ خاص و عام ہے مولا حسینؑ کا

ہم کو درِ امامؑ کی ہو حاضری نصیب
اپنا تو غم تمام ہے مولا حسینؑ کا

ہے آرزو مجیدؔ کی یہ مرتبہ ملے
سب ہی کہیں غلام ہے مولا حسینؑ کا

صد شکر امامؑ کی اُلفت میں
دن رات گزرتے ہیں اپنے
ہے نظر کرم ہم پر اُنؑ کی
اور بھاگ سنورتے ہیں اپنے

آدمؑ سے لے کر احمدؐ تک
سب قتل حسینؑ پہ روئے تھے
آنکھوں میں جو منظر آتا ہے
تو آنسو نکلتے ہیں اپنے

پھولوں سے نازک پاک بدن
کربل کی خاک پہ مثل دیے
غمگین فضائیں ہیں تب سے
دل آنکھ بھی روتے ہیں اپنے

وہ عربی ہیں یا عجمی ہیں
اور یادِ حسینؑ میں زندہ ہیں
ہیں خاک نشیں یا عرش نشیں
دل ساتھ دھڑکتے ہیں اپنے

جو اُن کو مسلماں کہتے ہیں
وہ بغض علیؑ میں زندہ ہیں
تکفیری بدن ہیں قاتلوں کے
یہ بات بھی کہتے ہیں اپنے

سلام

کس کس مقام سے تھا گزارا سر امامؑ
ہر کوچہ و نگر میں اُتارا سر امامؑ

غافل نہیں ہے ظالموں کے ظلم سے کبھی
رب دیکھتا ہے ظلم پکارا سر امامؑ

عفت مآب بیبیوں کا قافلہ ہے اور
دیکھو تو ہے یہاں بھی سہارا سر امامؑ

محفوظ رکھ سکے نہ امانت رسولؐ کی
وہ کیسے پھر کریں گے گوارا سر امامؑ

کیا جانے کن دیار سے گزریں گے اس کے ساتھ
منزل نہیں ہے دارالامارا سر امامؑ

ابن زیاد و شمر کو معلوم ہی نہ تھا
مخلوق میں ہے سب سے ہی دُلارا سر امامؑ

سب انبیاء نے آن کے چوما تھا آپؑ کو
اُنؑ کے لیے تھا نور منارا سر امامؑ

سلام

کس کس کے ہیں جو چاند ستارے حسینؑ سے
بیٹے ہیں کس نے رن میں اُتارے حسینؑ سے

چہرہ نبیؐ کے دین کا دُھندلا گیا ہے آج
ممکن نہیں ملیں گے سہارے حسینؑ سے

اسلام کفر کے ہوئے ہیں معرکے بہت
دیکھے نہیں شہید یوں پیارے حسینؑ سے

یونہی نہیں حضورؐ نے سردار کہہ دیا
لاؤ تلاش کر کے ہمارے حسینؑ سے

خلقت خدا نے اور بھی پیدا تو کی مگر
ایسا نہیں کہ اور ہوں سارے حسینؑ سے

یا حسینؑ آپ کی شہادت تو
لوحِ محفوظ پر عبارت تھی

سرخرو آپؑ تو ہوئے ایسے
ربِ کعبہ کو جس کی چاہت تھی

یہی مخلوق کو بتانا تھا
کتنی پرنور وہ عبادت تھی

کِیا محفوظ جس نے قرآں کو
نوکِ نیزہ پہ وہ تلاوت تھی

ڈگمگائی نہ تھی جو کربل میں
میرے مولاؑ کی وہ امامت تھی

ابتلاؤں میں مبتلا رکھا
دل میں جن کے بہت عداوت تھی

یوں ہی لکھا نہیں سلام مجیدؔ
میرے حصے میں یہ سعادت تھی

شفق سے پوچھ لیں آؤ بتاؤ ماجرا کیا ہے
سجا ہے پھر کہیں مقتل کہ پھر ہے کربلا کیا ہے

سنا ہے چرخ پہ پھیلی تھی لالی خونِ ناحق کی
اُسی دن سے تو قائم ہے ترا یہ سلسلہ کیا ہے

اے دشتِ کار زارِ نینوا یہ تو دکھا مجھ کو
وہ رنگیں ہے کہ سادہ ہے مصوّر نے کِیا کیا ہے

فراتِ بے بسی تیرے کنارے پھول کملائے
رحیقِ زندگی تیری شہیدوں سے وفا کیا ہے

ستارو! یہ بتاؤ تم شبِ عاشور کیسی تھی
جو تھے معصوم بچے ان کا اُس دن حوصلہ کیا ہے

مجیدؔ اس دنیا کے منصف تعیّن کر نہیں سکتے
خدا ہی جانتا ہے قتلِ عترت کی سزا کیا ہے

سلام

خوشبو زمینِ نینوا سے لے گیا گلاب
ہیں دنگ جن کی عقل سے لپٹے ہوئے حجاب

زاغوں نے قبضہ کر لیا نہر فرات پر
عالم میں تشنگی کے ہی لڑتے رہے عقاب

رنگین آسمان تھا خونِ حسینؑ سے
تو نے شفق لہو کا بھی رکھا ہے کچھ حساب

دنیا میں اہل بیت کو جس نے کیا ہے تنگ
ہرگز نہ اُن کے سر سے ٹلے گا کبھی عذاب

یوں بھی درِ امامؑ پہ قدسی ہیں سرنگوں
اپنا نصیب چمکے گا یاں مثلِ آفتاب

سلام

کیسے کہوں کہ چاند ہیں تارے حسینؑ ہیں
ہیں ان سے بھی حسین جو پیارے حسینؑ ہیں

ہیں فاطمہؑ کے لاڈلے شیر خدا کی جان
بحر وفا حسنؑ ہیں کنارے حسینؑ ہیں

نازاں ہے ان پہ خلد تو قربان ہے زمیں
میرے نبیؐ کے راج دُلارے حسینؑ ہیں

چشم فلک بتا کہیں ایسے ہیں خوبرو
گھر میں علیؑ کے سارے کے سارے حسینؑ ہیں

بوسے مرے حضورؐ نے شہ رگ کے جو لیے
اشکوں کی داستاں کے اشارے حسینؑ ہیں

صوم و صلوٰۃ حکم خدا ہے یہی مجیدؔ
سمجھو کہ بس قرآن کے پارے حسینؑ ہیں

سلام

کربل کہ آگ کا میں دہانہ کہوں اسے
نفرت کا یا بدر کی بہانہ کہوں اسے

رخصت کیا حسینؑ نے اک اک جوان کو
میں دینِ مصطفیٰؐ کو بچانا کہوں اسے

گھیرا تھا جس زمین پہ لعلِؑ رسولؐ کو
زندان سے بھی برا میں ٹھکانہ کہوں اسے

حیرت نہیں حضورؐ نے بھی مانگی تھی پناہ
اکسٹھ تھا ہجری سال زمانہ کہوں اسے

شطِ فرات تھی جو مثلِ ہلال تھی
پر ارضِ نینوا کا ورانہ کہوں اسے

سلام

اب تک ہے اگر دُنیا باقی
ہے صدقہ آلِ پیمبرؐ کا
قاسمؑ کے خونِ مقدس کا
غازیؑ کے خونِ معطر کا

سنتے ہیں اذانیں آٹھ پہر
کچھ یاد نہیں اُمت کو مگر
سب پانچ نمازوں سے پہلے
پیغام ہے یہ علیؑ اکبر کا

یہ سجدے ہمیں جو میسّر ہیں
اِن کے بھی حسینؑ ہی رہبر ہیں
ہم جنت جنت کہتے ہیں
ہے سلسلہ یہ بھی کوثر کا

ظالم کی طاقت بننا نہیں
اور کفر کے آگے جھکنا نہیں
اسلام حسینؑ بچا لینا
یہ حکم تھا فاتح خیبر کا

جانیں دے دے کر راہِ خدا
مرے مولاؑ نے لیا دین بچا
یہ پانی ہمیں جو ملتا ہے
ہے تحفہ پسرِ حیدرؑ کا

سلام

آئمہ اہل بیت ہیں کتنے عظیم لوگ
دشمن بھی مانتے رہے ان کو کریم لوگ

جن کے وجودِ پاک سے رحمت زمیں پہ ہے
مقصودِ کبریا تو ہیں ایسے رحیم لوگ

جود و سخا کے صبر کے کوہِ عظیم ہیں
اُن کی مثال ہی نہیں ایسے حلیم لوگ

دنیاء ہست و بود کی زینت انہی سے ہے
راضی ہوا ہے جن سے خدا وہ نعیم لوگ

کیونکر میں ایسے لوگوں کو انسان مان لوں
قاتل ہیں جو حسینؑ کے وہ ہیں رجیم لوگ

سلام

جب کل بھی رحمت اُن کی تھی
سو آج بھی رحمت اُن کی ہے
جب کل بھی جنت ان کی تھی
سو آج بھی جنت اُن کی ہے

ہم بھی تھے سمجھتے شانِ علیؑ
اور وہ بھی سمجھتے تھے اس کو
آبا تھے مرے اُن کے غلام
سو آج بھی خدمت اُن کی ہے

ہے اپنی زباں پہ حمد و ثنا
اور پاک رسول کی باتیں تھیں
کل بھی بس نعتیں اُنؐ کی تھیں
اور آج بھی مدحت اُنؐ کی ہے

ہاں دین نبیؐ کو اپنایا
اک دن تھا میرے پُرکھوں نے
بس اس سے محبت اُن کی تھی
ہم میں محبت اُن کی ہے

یہ حُبِّ نبیؐ قرآنِ نبی
جب آلِ نبیؐ سے ہم کو ملا
سب جنت جنت کہتے ہیں
یہ بھی تو عنایت اُنؐ کی ہے

سلام

سبطِ نبیؐ کے جیسا کوئی سخی نہیں ہے
جیسے کہیں بھی ثانی مولا علیؑ نہیں ہے

آغوشِ مصطفیٰ ﷺ سے عفوو کرم سمیٹا
سب لوگ جانتے ہیں کچھ بھی خفی نہیں ہے

تاریخ سے یہ پوچھا اُن سا ذرا بتاؤ
اس نے مجھے بتایا اُن سا کوئی نہیں ہے

جانِ نبیؐ ہی لوگو اپنی بھی زندگی ہیں
یہ ہیں تو زندگی میں کچھ بھی کمی نہیں ہے

افلاک سے زمیں سے آئے صدا مجیدؔ اب
اپنے امامؑ جیسا کوئی وصی نہیں ہے

سلام

طرزِ اُلفت میں محبت میں وفاداری میں
کچھ سلیقہ بھی تو اپناؤ عزاداری میں

صرف جو شانِ امامت کے لیے زیبا ہوں
وہ زباں اور وہ تخیل بھی ہو حبداری میں

گردنیں کیوں نظر آتی نہیں ہیں شانوں پر
کیا کمی دیکھی کہیں تم نے طرفداری میں

کون کہتا ہے کہ کربل میں قیامت آئی
پھول کھلتے ہیں امامت کی تو پھلواری میں

جس کو آتا ہے نظر کفر کا اُونچا پرچم
وہ نظر لوٹ کے آئے گی گنہ گاری میں

سالِ نو زخمی نظر ہم کو مجیدؔ آتا ہے
بیت جاتا ہے سدا آپؑ کی غم خواری میں

سلام

غم حسینؑ حسنؑ جیسا غم ہے کم تو نہیں
نبیؐ کی آل پر اس سے بڑا ستم تو نہیں

قرآن پاک کے عالم بھی ہیں وہ عامل بھی
وہ ہوبہو ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا بھی کم تو نہیں

کسی کو پسر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل کیسے کہیں
کوئی بھی اور سمجھ لیں مگر وہ ہم تو نہیں

وصی کے خون سے لے کر وہ خونِ کم سن تک
کہیں ورق ہوئے اس طرح یہ رقم تو نہیں

ہماری آل میں افنان ہیں حسین و حسن
مجیدؔ اس سے بڑا اور پھر کرم تو نہیں

دُعا

یاربّ نجف کی خاک پہ سجدہ نصیب ہو
میری عبادتوں کا بھی عمدہ نصیب ہو

شیرؑ خدا عطا کریں گر اذنِ حاضری
قدموں میں انؑ کے رہنے کا وعدہ نصیب ہو

محشر کے روز حوض پہ میں بھی کھڑا رہوں
خلد بریں کا مجھ کو بھی جادہ نصیب ہو

یارب میں اپنی آل کو اس میں لپیٹ لوں
مولا علیؑ کے ہاتھ سے بردہ نصیب ہو

کرب و بلا کے دشت کو دیکھے گا اشک بار
میرے خدا مجیدؔ کو دیدہ نصیب ہو

منقبت

جی لوں اگر نصیب میں حبِّ رسولؐ ہے
ورنہ تو ساری زندگی میری فضول ہے

کہتی ہے زندگی مجھے انؑ پر نثار ہو
دیکھو تو کتنی مہ جبیں آلِ رسولؐ ہے

کھلتے نہیں ہیں در کبھی رحمت کے اس طرح
جیسے گرایا لوگوں نے زہراؑ کا پھول ہے

کرتی ہے ناز ماتھے پہ جن کے زمین بھی
شیر خدا کی جان ہے نورِ بتولؑ ہے

خلدِ بریں ہی کہتے ہیں ہم سب جسے مجیدؔ
وہ تو حسنؑ حسینؑ کے قدموں کی دھول ہے

منقبت

مولا حسنؑ کو حیدریؓ فرمان دیکھئے
تعمیل کر رہے ہیں وہ ہر آن دیکھئے

شانِ علیؑ میں دیکھو وہ خیبر کا معرکہ
اسلام پر امامؑ کے احسان دیکھئے

خیبر میں ضرب کاری جو دیکھی ہے شیر کی
اب کربلا میں آپؑ کی پہچان دیکھئے

حسنؑ و حسینؑ غازیؑ و اکبرؑ کے سائے سے
ڈرتا تھا کیسے لشکرِ شیطان دیکھئے

اسلام کی پکار پہ جانیں نثار کیں
ہیں کس قدر عظیم وہ انسان دیکھئے

رہتا تھا جس مکان میں اک کفر پوش شخص
اُس قصرِ بے یقیں کو ویران دیکھئے

منقبت

جن کا حسنؑ امام سے کچھ واسطہ نہیں
دل اُن کا تو یقین سے آراستہ نہیں

بغضِ علیؑ میں خارجی جنت میں جائیں گے
اس سوچ کا شعور سے کچھ رابطہ نہیں

نوکِ سناں پہ پھول چڑھا لائے کس طرح
خود ہی بتاؤ ظلم کی یہ انتہا نہیں

کہنے سے کس کے کربلا میں خون بہہ گیا
ہے سامنے نگاہوں کے وہ لاپتہ نہیں

جو بادشاہِؐ رُسلؑ کو تکلیف دے گئے
اُنؑ کے لیے مدینے کا اب راستہ نہیں

منقبت

خوش ہوں نبیؐ کی آل کی اُلفت میں زندہ ہوں
خاکِ درِ رسولؐ کی نکہت میں زندہ ہوں

صدقے میں پنجتنؑ کے مجھے زندگی ملی
میں سیّدہ کے لال کی رحمت میں زندہ ہوں

نظریں تو کربلا میں ہی لگتا ہے رہ گئیں
شہر حسینؑ پاک کی حرمت میں زندہ ہوں

ملتا ہے جو نصیب میں لکھ دیتا ہے خدا
میں تو نبیؐ کی آل کی خدمت میں زندہ ہوں

جاہ و جلال میری طلب ہی نہیں رہے
میں تو علیؑ کے چاند کی مدحت میں زندہ ہوں

میرا مجیدؔ اُن کے سوا آسرا نہیں
حُبِ رسولِؐ پاک کی نسبت میں زندہ ہوں

سلام

سلام اُن کے نام پر نبیؐ کے نورِ عین ہیں
سلام اُن کی ذات پر نبیؐ کے جو حسینؑ ہیں

تڑپتی آس کو ملا سکوں نبیؐ کے لال سے
نبیؐ کے دیں کی زندگی نبیؐ کے دل کا چین ہیں

زمین شہرِ مصطفیؐ سے خاکِ کربلا تلک
جھکی جبیں زمین پر امامِ قبلتین ہیں

علیؓ کے پیارے لاڈلے سلام کربلا کرے
مرے حضورؐ آپؓ تو نصیب مشرقین ہیں

یہ لالی آسمان کو ملی ہے جن کے خون سے
سلام جانِ فاطمہؑ جو جان و دل کے بین ہیں

مجیدؔ اس دیار سے دیارِ کربلا بھلا
ترے حضورؐ کے وہاں پہ دل جگر کے چین ہیں

سلام

دل میں امام آپؑ کی اُلفت بسائی ہے
اپنی تو عمر بھر کی یہی بس کمائی ہے

سردار بے مثال ہیں دنیا و دین کے
دیکھو تو ان کی فکر نے کیا شان پائی ہے

قربانیاں تو دیکھو ذرا اہل بیت کی
نازاں ہر اک شہید پہ ساری خدائی ہے

اُنؑ کا وجود باعثِ تسکینِ دیں تو ہے
جینے کی راہ آپؑ نے اس کو دکھائی ہے

عقل وشعور وخرد بھی حیران کیوں نہ ہوں
میرے امامؑ آپؑ نے دنیا بچائی ہے

منقبت

ہم شکلِ مصطفیٰؐ کی تو سیرت حسینؑ ہے
باغِ نبیؐ کے پھول کی صورت حسینؑ ہے

کہتے سنے ہیں آپؑ کے اصحاب برملا
شیرِ خدا کے لالؑ کی مدحت حسینؑ ہے

سائل کوئی امامؑ سے مایوس کب ہوا
جود و سخا کی دیکھئے رفعت حسینؑ ہے

اسلام کی ہے زینت و تقدیم آپؑ سے
یوں اُمتِ رسولؐ پہ شفقت حسینؑ ہے

میں ہوں غلام سیدہ زہراؑ کے چمن کا
میری حسنؑ امام سے یہ نسبت حسین ہے

بک جائے اُن کے نام پر گر زندگی مجیدؔ
سوچو تو ایسی جان کی قیمت حسین ہے

منقبت

وہ گلشن رسولؐ کے مہکے گلاب ہیں
عالم ہے ان سے مشکبو ایسے گلاب ہیں

صحن رسولؐ پاک کا روشن چراغ ہیں
مولا حسنؑ حضورؐ کے جیسے گلاب ہیں

چلتے تھے جس زمین پر وہ چومتی قدم
اسلام کی یہ زیست پر چمکے گلاب ہیں

حرص وہوس کی آپ نے زنجیریں توڑ دیں
سو علم و حلم آپؑ پر جچتے گلاب ہیں

وہ اُمتِ محمدیؐ کے خیرخواہ امامؑ
دیکھو تو یہ مجیدؔ کے دل کے گلاب ہیں

منقبت

نذرِ امام کرتا ہوں میں اپنی زندگی
روشن انہی کے نام سے ہے دل کی ہر گلی

میرے یقیں کی لوح پر ہے کب سے یہ رقم
خدمت نبیؐ کی آل کی سمجھوں میں بندگی

تاریخ کے یہ باب میں ہرگز نہیں پڑھا
مولا حسنؑ کے جیسا بھی پیدا ہوا سخی

پسر نبیؐ میں آپؑ کا دیدار کر سکوں
کھل جائے مجھ پہ لطف و عنایت کی ہر کلی

مہر و وفا و صبر کے اے بحرِ بیکراں
قسمت درِ امام پہ ہر شخص کی کھلی

اک روز میری ماں نے سکھایا حسنؑ کا نام
اس دن سے میرے گھر میں بھی رہتی ہے روشنی

دوشعر

سیرتِ امام حسنؑ کے یہ جتنے بھی باب ہیں
سب حرف حرف عکس رسالت مآبؐ ہیں

ہمت بہادری کا ہے اک لازوال پیڑ
سب غنچے جس کی شاخ پہ ہیں لاجواب ہیں

منقبت

قرآں کی آیتوں کی بھی تفسیر ہیں حسینؑ
عکس ابو ترابؑ ہیں تنویر ہیں حسینؑ

وہ گلشن رسولؐ مقدس کا حسن ہیں
خیبر شکن کے عزم کی توقیر ہیں حسینؑ

اپنی نجات کے لیے دیکھا ہے میں نے جو
ایسے حسین خواب کی تعبیر ہیں حسینؑ

زہراؑ کے نورِ عین سے ہے پیار اس طرح
حُبِّ رسولؐ پاک کی جاگیر ہیں حسینؑ

دوشِ نبیؐ پہ دیکھ کر اصحابؓ نے کہا
وہ آپؐ ہیں یا آپؐ کی تصویر ہیں حسینؑ

منقبت

سبطِ علیؑ کی حُسنِ بصیرت مرا سلام
اے صورتِ محمدیؐ سیرت مرا سلام

حسن و جمال و عکس رسالت مآبؐ کو
قلبِ نبیؐ کی دل نشیں راحت مرا سلام

جود و سخا و حلم کے سیّد امام حسنؑ
اصحابِ مصطفیؐ کی محبت مرا سلام

اے روحِ کائنات محبت کے راہبر
افکارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اے عترت مرا سلام

مثل چراغ ہے تو فقط آپؑ ہی کی ذات
تنویر مرسلین و امامت مرا سلام

اک روز میں حجازِ مقدس میں آؤں گا
اے تاجِ بادشاہِ شہادت مرا سلام

منقبت

سیکھنا چاہو اگر دین پیغمبرؐ لوگو
مل نہ پائے گا کوئی حسنؑ سا رہبر لوگو

جن کو اصحابِ ؓ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف حاصل ہے
اِن کی چوکھٹ پہ تو دیکھے ہیں وہ اکثر لوگو

اب بھی کردار امامت کے نشاں باقی ہیں
تم ہوس چھوڑ کے نکلو ذرا باہر لوگو

وہ ہیں افکار رسالت کے درخشندہ چراغ
دل کی بستی کو کرو ان سے منوّر لوگو

وہ ہیں لجپال مرے پاک نبیؐ کے بیٹے
وہ ہی سردار ہیں جنت کے مقرر لوگو

انؑ کے نعلین کے تلووں سے سجا تاج مرا
انؑ پہ قربان کروں زیست مکرّر لوگو

منقبت

ہر مسلماں کی تمنا آمنہؑ کا لالؑ ہے
پر نبیؐ اطہر کو پیارا فاطمہؑ کا لالؑ ہے

اپنے سینے سے لگا کر چومتے رُخسار کو
یہ حسنؑ ابن علی بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لالؑ ہے

ناز کرتی ہے زمیں بھی خلد بھی افلاک بھی
پیکر صبر و رضا وہ مرتضیٰؑ کا لالؑ ہے

اس طرح تاریخ کے اوراق میں ہے یہ رقم
عرش پہ روشن ستارا سیّدہؑ کا لالؑ ہے

ہر زمیں ہر آسماں میرے خدا کا ہر جہاں
مانتے ہیں پیشوا وہ پیشوا کا لالؑ ہے

سلام

دل دہل جاتا ہے میں جب بھی کبھی سوچتا ہوں
آنکھ میدانِ شہیداں میں لیے جاتی ہے

صبر و برداشت کی منزل پہ جہاں بھی دیکھو
یا علیؑ آپؑ کی اولاد نظر آتی ہے

اتنے سفّاک درندے بھی نہیں ہو سکتے
ایسے بدبختوں سے تاریخ بھی گھبراتی ہے

تاجوّر ملکِ شریعت ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ
اُن کے قدموں میں حقیقت بھی سکوں پاتی ہے

نوک نیزہ پہ ہیں قرآن یہ پڑھنے والے
کٹ بھی سر جائے تو آوازِ کلام آتی ہے

منقبت

وجہ تسکین دل و جان محمدؐ عربی
ہیں حسنؓ زینتِ انسان محمدؐ عربی

گود میں اور کبھی دوش پہ آتے ہیں نظر
آپؐ کے لاڈلے ذیشان محمدؐ عربی

آپؐ کی ذات مکمل ہے سراپا اُنؐ کا
ہوبہو آپؐ ہیں پہچان محمدؐ عربی

زہر کے جام شہادت کی خبر رکھتے ہیں
کب تھے اُمت سے وہ انجان محمدؐ عربی

جو بھی حاسد تھے یہاں آلِ ابی طالبؓ کے
خاک میں اُن کی ملی آن محمدؐ عربی

آپؐ کی آل کو رنجور کیا اُمّت نے
پھر بھی ہیں آپؓ مہربان محمدؐ عربی

کاش اولادِ علیؓ سے بھی وفا کی ہوتی
لوگ ہیں اب بھی پشیمان محمدؐ عربی